ناول اردو ادب کی ایک بہت خوبصورت اور دیگر اصناف سے قدرے نئی صنف ادب ہے۔ یہ ایک فرضی نثری قصہ یا کہانی ہوتی ہے جس میں حقیقی زندگی کا عکس نظر آتا ہے۔ اگر اس میں فرد اور سماج انسان کے جزبات تسلسل اور ہنر مندی کے ساتھ پیش کیے گے ہوں۔ صنف ادب میں اس کی تعریف بنیادی زندگی کے حقائق بیان کرنا ہے۔ ناول کی اگر جامع تعریف کی جائے تو وہ کچھ یوں ہو گی "ناول ایک نثری قصہ ہے جس میں پوری ایک زندگی بیان کی جاتی ہے۔ در اصل ناول وہ صنف ہے جس میں حقیقی زندگی کی گوناگوں جزیات کو کبھی اسرار کے قالب میں کبھی تاریخ کے قالب میں کبھی رزم کے قالب میں کبھی سیاحت یا پھر نفسیات کے قالب میں ڈھالا جاتا رہا "ناول کے عناصر ترکیبی میں کہانی، پلاٹ، کردار، مکالمے، اسلوب اور موضوع و غیرہ شامل ہیں۔

ناول کی تعریف مختلف نقادوں کی روشنی میں۔۔

١۔ کلاویوز کے مطابق...

"ناول اُس زمانے کی حقیقی زندگی اور طور طریقوں کی تصویر ہوتی ہے جس میں کہ وہ لکھا گیا ہو"

Scanned with CamScanner

۲ ۔ جے ۔ جے ۔ پرسٹلے کے مطابق ۔۔۔

"ناول بیانیہ نثر ہے جس میں خیالی کرداروں اور واقعات سے سروکار ہوتا ہے"

۳ ۔۔اندرائے مرائے کا خیال ہے ۔۔

"حقیقی ناول کبھی رومانی نہیں ہو سکتا اس کے لئیے حقائق کو سہارا اور حقیقی سوسائٹی کا پس منظر ضروری ہے"

٤ ۔ای ۔ایم ۔فارسٹر کا کہنا ہے۔۔

"ناول ایک خاص طوالت کا نثری قصہ ہے"

پروفیسر بیکر نے ناول کے لیے چار شرطیں لازم کردیں ۔قصہ ہو، نثر میں ہو، زندگی کی تصویر ہو اور اس میں رابط و یک رنگی ہو۔یعنی یہ قصہ صرف نثر میں لکھا نہ گیا ہو بلکہ حقیقت پر مبنی ہو اور کسی خاص مقصد یا نقط نظر کو بھی پیش کرتا ہو ۔ قصہ اور کہانی کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی انسان کی تاریخ ۔ اپنی موجودہ شکل میں گو کہانی مغرب کی دین ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ قصہ یا حکایت کے روپ میں یہ قدیم شاعری میں بھی موجود تھی اور عوام الناس میں مقبول بھی ۔ یہ وہ سچائیاں ہیں جن کے ماننے یا نہ ماننے سے ان کی اصلیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ ناول ایک ایسا

Scanned with CamScanner

مشاہدے کے بعد ایک خاص انداز میں ترتیب کے ساتھ کہانی کی شکل میں پیش کرنے کا نام ناول ہے۔ ناول کی تاریخ اتنی قدیم نہیں جتنی بقیہ اُردو اصناف کی ہے۔ ناول کی ابتدا اٹلی کے شاعر اور ادیب جیلنووینی بو کا شیو نے ۱۳۵۵ء میں ناویلا سٹوریا نامی کہانی سے کی۔ انگریزی ادب میں پہلا ناول "پا میلا" کے نام سے لکھا گیا اُردو ادب میں ناول کا آغاز انیسویں صدی میں انگریزی ادب کی وساطت سے ہوا۔ ۔میں اس کی تعریف بنیادی زندگی کے حقائق بیان کرنا ہے۔ خلاصہ یہ کہ "ناول ایک نثری لہجے کا قصہ ھوتا ھے جو بیانیہ کی شعوری اور لاشعوری تموج سے خلق ھوتا ھے جس میں زندگی کی واردات ذات، معاشرتی اور تمدنی سرد وگرم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں ۔ ناول زندگی کی مکمل تصویر ہے جس میں زندگی کے مختلف واقعات وحادثات کو دلچسپ پیرایے میں پیش کیا جاتا ہے۔ دراصل ناول ایک تاریخی اور تہذیبی دستاویز بھی ہے جس میں زندگی کی مسرت وبصیرت اور غم والم کو پیش کیا جاتا ہے۔اس پیش کش میں مختلف کرداروں کی مددلی جاتی ہے۔گویا یہ کہ یہ ایک طویل نثری قصہ ہے جس میں زندگی کے مختلف رنگ مربوط انداز میں پیش کیے جاتے ہیں۔ مغرب

Scanned with CamScanner

اردو ناول کو ایک نئی شناخت دی ہے؟ شعور کی رو، آزاد تلازمۂ خیال، داخلی خود کلامی ، علامت نگاری وجودیت، تجریدیت، وغیرہ نے انسانی واردات کے مطالعہ کو کس حد تک متاثر کیا ہے اور اس کے اثرات کہاں تک نظر آتے ہیں۔ ان تمام موضوعات کا احاطہ کیا ہے۔ یہ ناقدین ناول کے یہاں روایتی طور پر "ناول کے عناصر ترکیبی میں کہانی ، پلاٹ ، کردار ، مکالمے ،زماں و مکاں، اسلوب ،نقطۂ نظر اور موضوع وغیرہ شامل ہیں۔ ڈاکٹر اطہر سلطانہ کا کہنا ھے "اسلوب بیان سے مراد بات کو ادا کرنے کا ڈھنگ اور طرز تحریر ہے ۔ ڈرامہ نگار کے پاس اپنے مقصد کے اظہار کا محض ایک ہی ذریعہ ہوتا ہے یعنی مکالمہ جبکہ ناول نگار مکالمہ اور بیان دونوں سے کام لیتا ہے ۔

Scanned with CamScanner

ناول کی صنف اردو زبان میں باقی اصناف سخن کے مقابلے میں کم توجہی کا شکار رہی۔ اس کی متعدد سیاسی تہذیبی سماجی و ادبی وجوہات بیان کی جا سکتی ہیں۔ قصہ گوئی کی روایت برصغیر کی زبانوں میں طویل تاریخ رکھتی ہے اور دیومالاؤں اور قصوں کہانیوں کی صورت میں یہ ہمیشہ سے یہاں کے کلاسیکی ادب کا حصہ رہی ہے۔ ناول کی صنف اس روایت کی ایک ترقی یافتہ صورت قرار دی جا سکتی ہے۔ اردو ناول کی بنیاد نذیر احمد کے ناول مراۃ العروس سے پڑی جو 1869 میں لکھا گیا۔ اگرچہ اس سے پہلے مولوی کریم الدین "خط تقدیر" لکھ چکے تھے اور مختلف ناقدوں نے اس کو ناول مانا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ "خط تقدیر" ناول پر کھرا نہیں اترتا۔ اس میں ان اجزائے ترکیبی کا فقدان ہے جس کی وجہ سے اسے پہلا ناول تسلیم نہیں کیا گیا۔ مولوی نذیر احمد کا ناول "مراۃ العروس" انہوں نے اپنی بیٹی کے لئے لکھا نذیر احمد جب یہ قصہ لکھ رہے تھے تب انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ اردو کا پہلا ناول لکھ رہے ہیں ۔ انہیں اپنی تصانیف کی طباعت کا شوق بھی نہیں تھا۔ اتفاقاً

Scanned with CamScanner

اردو میں پہلا باقاعدہ ناول امراؤجان ادا کو قرار دیا جاتا ہے جو 1899 میں شائع ہوا۔یہی وہ دور تھا جب ڈپٹی نذیر احمد اور رتن ناتھ سرشار کے ناول بھی منظر عام پر آئے۔ سوانیسویں صدی کی آخری دو دہائیوں میں اردو میں ناول نے بطور صنف اپنے خدوخال واضح کیے۔ ان اولین ناولوں کو قدیم داستانوں اور قصوں ہٹ کر ناول نگاری کی مغربی روایت کی طرز میں لکھنے کا تجربہ کیا گیا تھا۔جب کہ مغرب میں دو صدیاں پہلے یہ صنف اپنا ظہور کر چکی تھی۔ وہاں پہلا بڑا ناول ڈان کیخوتے کو مانا جاتا ہے جو سترھویں صدی کی اولین دہائی میں منظر عام پر آیا۔

Scanned with CamScanner

ناول نگاری کے لیے ان نکات کی نقشہ بندی ہونی چاہیے:

ا۔ بنیادی مقولہ

2۔ ڈھانچہ

3۔ کرداروں کا انتخاب

4۔ کہانی کا خلاصہ یا تجرید

5۔ توسیعی خلاصہ

6۔ ۔ مقاصد اور فیصلہ

7۔ محل و مقام

8۔ کرداروں کا سوال نامہ

9۔ اعلیٰ خیالی ڈھانچہ

10۔ مناظر بندی کے اقدامات

11 ۔کرداروں کا نقطہ نظر

12۔ مسودے کا پہلا مرحلہ

13۔ موضوعات کی تبدیلیاں۔

14۔ مسودے کا دوسرا مرحلہ

15۔ مسودے کو چھپوانے کا فیصلہ

Scanned with CamScanner